

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و منصب قرآن کریم کی روشنی میں

مولانا عبداللطیف مدنی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معلم کتاب و حکمت اور مژگی امت

ارشاد الہی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ. الخ (آل عمران، ۱۲۴)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان و کرم کیا جب کہ ان میں انھیں میں سے پیغمبر بھیج دیا جو ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں واضح دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ایک پیغام بر کی مانند محض پیغام پہنچانا ہی نہ تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب و حکمت کے معلم اور مسلمانوں کے لیے مژگی بھی تھے۔ تعلیم کتاب کا فریضہ جو آپ کے ذمہ لگایا گیا آپ اس فرض منصبی کو بخوبی ادا کرتے تھے۔ کتاب کے جملات کی تفسیر اور تشریح فرماتے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اعتراضات و اشکالات کو حل کرتے۔ کتاب کے مفہوم و مضمون کو واضح طور پر سمجھاتے تھے۔ بلاشبہ آپ اپنے قول و فعل سے قرآن کریم کی تشریح فرماتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں کا تزکیہ فرماتے۔ نفس کو زائل سے پاک کرنے کا نام تزکیہ ہے۔ یہ تزکیہ صرف کتاب ہاتھ میں دے دینے سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے نفس کی خرابیوں پر بار بار تہنید کرنا پڑتی ہے۔ مشورے دیتے پڑتے ہیں۔ تدبیریں بتانی ہوتی ہیں اور یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں سے ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و منصب کتاب اللہ کی تبیین و تشریح

ارشاد الہی ہے:

وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل، ۴۴)

”اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دو۔ اور تاکہ وہ غور کریں۔“

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب تشریح اور تبیین ہے۔ یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت تک ضرور محفوظ رہیں گے جب تک مسلمانوں کا وجود رہے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے دائمی ہدایت ہے اور اس ہدایت کو بیان کرنے کی ذمہ

داری اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی ہے۔ یہ کتاب ہدایت باقی رہ جائے اور اس کتاب کی تشریحات اور احکام کی تفصیلات محفوظ اور باقی نہ رہیں تو کتاب اللہ دوامی ہدایت نہیں رہتی کیونکہ احکام کی تشریح کے بغیر عمل نہیں ہو سکتا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مدار ایمان اور تصفیہ طلب امور میں آخری عدالت

ارشاد الہی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيّٰ

أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء، ۶۵)

”قسم ہے آپ کے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ آپ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے۔ پھر نہ پائیں اپنے دل میں تنگی آپ کے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔“

اس فرمان الہی سے یہ بات ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی امت کے تمام نزاعی امور کا فیصلہ کرنے کے لیے آخری عدالت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلے پر دل و جان سے راضی ہو جانا معیار ایمان ہے۔ قرآن کریم کا حلفیہ بیان ہے کہ جو لوگ آپ کے ہر فیصلے پر راضی نہ ہوں اور اس کے لیے سر تسلیم خم نہ کریں وہ ایمان سے محروم ہیں۔ قرآن کریم نے امت کے تمام جھگڑوں کو نمٹانے کے لیے آپ صلی اللہ کو منصف و فیصل قرار دیا ہے۔ جس سے آپ کا منصب ظاہر و باہر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی واجب الاطاعت

ارشاد الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: ۵۹)

”اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔“

قرآن کریم کی وہ آیات جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اہل ایمان کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے بے شمار ہیں۔ کتاب اللہ کے ان واضح اعلانات کی روشنی میں یہ فیصلہ بالکل آسان ہے کہ اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حیثیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی اطاعت اور پیروی کا حکم خود قرآن ہی میں موجود ہے اور جب قرآن کریم ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو عین اطاعت خداوندی قرار دیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جب قرآن وحی الہی بتلاتا ہے۔

وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم، ۲، ۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کو جب قرآن ہی ”گفتہ اور گفتہ اللہ بود“ کا مرتبہ دیتا ہے تو کیا حدیث نبوی کے حجت دینیہ ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے؟ اور کیا حدیث نبوی کا انکار کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم نہیں آتا۔ جس طرح ایمان کے معاملہ میں خدا و رسول کے درمیان فرق نہیں ہو سکتا کہ ایک کو مانا جائے اور

دوسرے کو نہ مانا جائے۔ بالکل اسی طرح کلام اللہ اور کلام رسول میں بھی تفریق نہیں ہو سکتی کہ ایک کو واجب الطاعت مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے۔

ف..... (نوٹ) جب وہ آیات جن میں اطاعت کا حکم ہے منکرین حدیث کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ اپنے جاہل معتقدین کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ اطاعت رسول کا یہ حکم رسول کی حیثیت سے نہیں تھا بلکہ مرکز ملت ہونے کی حیثیت سے تھا جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو اطاعت ختم ہو گئی۔ (العیاذ باللہ) ان لوگوں کی یہ بات بالکل اپنی طرف سے بنائی ہوئی ہے اپنے آپ کو اہل قرآن کہلانے کے باوجود اپنی اس بات کو قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے..... بلکہ قرآن کریم سے تو ان کی اس بات کی دو طرح سے تردید ہو رہی ہے۔

ایک یہ کہ حاکم کی اطاعت کا ذکر مستقل طور پر آگے آ رہا ہے یعنی ”اولی الامر منکم“ لہذا اطاعت رسول کو اس پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرے یہ کہ یہاں طبعوا الرسول میں اطاعت کی علت رسالت ہے نہ کہ حاکمیت۔ جب رسول اللہ کی اطاعت کا مستقل حکم ارشاد فرمایا تو معلوم ہوا کہ رسول کی حیثیت مستقل ہے اور آپ کی اطاعت اولی الامر ہونے کے علاوہ بھی فرض ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت

ارشاد الہی ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

(النساء، ۸۰)

”جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جو شخص آپ کی اطاعت سے روگردانی کرے سو آپ کچھ غم نہ کیجیے کیونکہ ہم نے آپ کو نگران کر کے نہیں بھیجا کہ آپ ان کو کفر نہ کرنے دیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس آیت میں صاف اعلان کر دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو عین اطاعت خداوندی نہیں سمجھتے وہ اپنی بدنہی کی وجہ سے کفر کے مرتکب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مثالی نمونہ

ارشاد الہی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورة الاحزاب، ۲۱)

تم کو رسول اللہ کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے

آنے کی امید ہو اور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل، گفتار و کردار، نشست و برخاست غرضیکہ آپ کی ذات سے صادر ہونے والی ہر چیز سرِ اِپا ہدایت ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو امت کے لیے بہترین مثالی نمونہ قرار دیا گیا۔ جو شخص آپ کو مثالی نمونہ نہیں سمجھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو واجب الطاعت اور لائق اقتداء نہیں سمجھتا اسے نہ اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت پر..... اس کا دل ذکر الہی کے نور سے منور نہیں بلکہ محروم ہونے کی وجہ سے ظلمت کدہ ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا چون و چرا قبول کرنا

ارشاد الہی ہے:

وَمَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
(الحشر، ۷)

”اور رسول تمہیں جو کچھ بھی دے دیں اس کو لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ دیا جائے اس کو بلا چون و چرا قبول کر لو اور آپ کے منع کردہ امور سے باز رہو اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کے حق میں شدید عذاب کا اندیشہ ہے۔

حکم نبوی سے اعراض باعثِ فتنہ و عذاب

ارشاد الہی ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور، ۶۳)
”جو لوگ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کو عظیم فتنہ پیش نہ آئے۔ یا کہیں ان کو عذاب الیم کا سامنا نہ کرنا پڑے۔“

اس آیت کے ذیل میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں:

یعنی اللہ اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کے دلوں میں کفر و نفاق وغیرہ فتنہ ہمیشہ کے لیے جڑ نہ پکڑ جائے اور اس طرح دنیا کی کسی آفت یا آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ العیاذ باللہ۔

اطاعت رسول باعثِ رحمت

ارشاد الہی ہے:

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور، ۵۶)
”اور اے مسلمانو نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور باقی احکام میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کرو تا کہ تم پر کامل رحم کیا جائے۔“ (ترجمہ حکیم الامت)

احکام میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کرو تا کہ تم پر کامل رحم کیا جائے۔ اس آیت میں رحمتِ الہی کے نزول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعتِ کاملہ کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔

ہدایت کا انحصار صرف اطاعتِ رسول میں

ارشادِ الہی ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ
وَإِن تَطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ (النور، ۵۴)

”آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو سمجھ رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ دہی (تبلیغ) ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا اور تمہارے ذمے وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے۔ اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جا لگو اور بہر حال رسول کے ذمہ صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ہدایت صرف اطاعتِ رسول پر منحصر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے علاوہ ہدایت کے تمام راستے بند ہیں۔ اس کے ساتھ بتلایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرتابی کرنے والے کوتاہ اندیش لوگوں کو اس کے ہولناک نتائج کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چند مناصب اور مراتب قرآن کریم سے نمونہ کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کا مقام و مرتبہ نہایت بلند ہے۔ بے شک آپ ہادی عالم اور معلم انسانیت ہیں۔ مربی و مُرشد امت ہیں اور رہبر و رہنما ہیں۔ بدر الدجی اور شمس الصبحی ہیں، نور الہدیٰ اور خیر الوریٰ، فخر الرسل اور سید الانبیاء ہیں۔ امام الانبیاء اور محبوب کبریاء ہیں۔ رحمۃ اللعالمین اور شفیع المذنبین، خاتم النبیین والمعصومین ہیں۔ پوری کائنات میں بہترین ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)



دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ

علماء حق کا ترجمان

المیزان

ناشران و تاجران کتب

دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762